مرثیہ

بزمِ عزا ہے عزمِ معصومؑ کی یادگار | مجلس ہے شاہکارِ محرم کی یادگار
اس اولین محفلِ ماتم کی یادگار | قائم ہوئی دمشق میں جب غم کی یادگار
سر پیٹتا تھا ہر متنفس دمشق میں !!
زینبؑ نے خود پڑھی تھی یہ مجلس دمشق میں

جب اہلبیت قیدِ ستم سے رہا ہوئے | داخل قیام گاہ میں زین العباؑ ہوئے
پابندیاں اٹھیں تو وہ محوِ بکا ہوئے | بیتاب فرطِ غم سے سب اہلِ عزا ہوئے
روئے جو ایک نظر دیکھ دیکھ کر
غش پر غش آئے بیاروں کے سر دیکھ کر

پیاروں کے سر لئے ہوئے بیٹھی تھیں بیبیاں | سامان لوٹ کا بھی پڑا تھا یہاں وہاں
بنتِ علیؑ تھیں شدتِ ماتم سے نیم جاں | پرسے کو جمع ہونے لگیں شام والیاں
کہتی تھیں سب یزید نے کیا ظلم ڈھائے ہیں
آلِ نبیؐ کے خون سے دریا بہائے ہیں

www.emarsiya.com

مشک و علم لہو سے بھرے جب نظر پڑے | دل میں دمشق والیوں کے تیر سے گڑے
بولیں کہ پیاسے سقے سے بھی اہلِ کیں لڑے | تیروں سے مشک چھیدی لعیں تھے شقی بڑے
کلثومؑ بولیں بھائی کو تھا پاس بھائی کا
یہ سر ہے یہ علم ہے عباسؑ بھائی کا

قاسمؑ کے سر کو دیکھ کے بولی کوئی حزیں | اللہ ایسا ظلم ہوا ہے کبھی کہیں
شادی کے دن شہید ہو نوشاہِ نازنیں | بولیں یہ امِّ فردہ یہ تھا میرا مہ جبیں
پورا قضا نے کر دیا ارمان بیاہ کا
سہرا ہے میری آنکھوں میں نورِ نگاہ کا

دو سر جدا جدا جو نظر بی بیوں کو آئے | ہاتھوں سے منہ کو پیٹ کے بولیں کہ ہائے ہائے
ان بیکسوں کی ماں بہنیں جو اشکِ غم بہائے | زینبؑ نے دل کو تھام کے الفاظ یہ سنائے
ماں کیسے بیٹھے اپنی کمائی کے سوگ میں
بھولی ہوئی ہوں بیٹوں کو بھائی کے سوگ میں

یہ سن کے شام والیوں نے پیٹے اپنے سر | ناگاہ آ گیا علیؑ اکبرؑ کا سر نظر
پوچھا یہ کس کے باغِ تمنا کا تھا ثمر | لیلیٰؑ پکاریں ہائے شہِ غیرتِ قمر
ہم صورتِ رسولؐ تھا حیدرؑ خصال تھا
اٹھارویں برس میں مرا نونہال تھا

وہ عورتیں جو آئیں نبیؐ زادیوں کے پاس | احوال دیکھ دیکھ کے روئیں بدرد و یاس
اصغرؑ کا سر جو دیکھا تو جاتے رہے حواس | بولیں یہ کس غریب کا بچہ تھا کس کی آس

اس غنچے پر بھی خنجرِ خونخوار چل گیا
زندہ ہے اسکی والدہ یا دم نکل گیا

دل تھام کر بنتِ علیؑ نے دیا جواب | اے بی بیو بتائے تمہیں کیا جگر کباب
بیٹا حسینؑ کا تھا گلِ باغِ بوترابؑ | بیٹھی ہوئی ہے سر کے قریب اسکی ماں ربابؑ

گردش جہاں کی گود کو ویران کر گئی
بیٹی جو تھی وہ شام کے زنداں میں مر گئی

دیکھا سرِ حسینؑ جو باچشم اشکبار | بولیں لرز لرز کے خواتینِ دل فگار
اس کے نشانِ سجدہ سے ہے صفا آشکار | مقبولِ بارگاہِ خدا ہے یہ دیندار

زینبؑ پکاریں فاطمہؑ کا نورِ عین ہے
پیغمبرِ خدا کا نواسہ حسینؑ ہے

سنکر دمشق والیوں نے بیکسوں کے حال | ماتم کیا بکھیر کر اپنے رخوں پہ بال
روتی ہوئی گھروں کو چلیں پھر بصد ملال | جا جا کر اپنے شوہروں سے یوں کیا مقال

سمجھے ہو دوست کافرِ مسلم نما کو تم
کیا دو گے کل جواب رسولِ خدا کو تم

www.emarsiya.com

سر کٹ گیا حسینؑ کا تم دیکھتے رہے | کنبہ نبیؐ کا لٹ گیا تم دیکھتے رہے
بد نام دینِ حق ہوا تم دیکھتے رہے | جو دیکھنا روا نہ تھا تم دیکھتے رہے

اب بھی نہ سر جو شرم سے اپنے جھکاؤ گے
دوزخ میں کل یزید کے ہمراہ جاؤ گے

سن کر بیان عورتوں کا رونے سارے مرد | عابدؑ کے پاس پرسے کو آئے وہ فرد فرد
احساس اور شرم سے اٹھا جو دل میں درد | زین العباؑ سے کہنے لگے بھر کر آہ سرد

برسوں لہو رلائیگی اپنی خطا ہمیں
حضرت کریں معاف تو بخشے خدا ہمیں

سجادؑ عذر سن کے نہ دیتے تھے کچھ جواب | روتے تھے سر جھکائے ہوئے باپ کے جناب
آخر چلے دمشق سے سادات دل کباب | غش ہو گئیں لحد پہ سکینہؑ کی پھر ربابؑ

گونجا دمشق ماتمِ اصحابِ صبر سے
لپٹی پھوپی جو اپنی بھتیجی کی قبر سے

نوحہ کیا سکینہؑ پھوپی جا رہی ہے آہ | لیکن تمہارے ہجر میں ہے حالِ دل تباہ
بیٹی سکینہؑ دل میں نہ کڑھنا پئے اللہ | جا کر مدینے آؤنگی واپس خدا گواہ

کچھ دن نہ ہوگا کوئی بھی پیاری لحد کے پاس
میری لحد بنے گی تمہاری لحد کے پاس

پھر اہلِ شام سے کیا محذومہ نے بیاں
اولادِ والحسن تو مرے غم کی داستاں
جاتی ہوں میں تو شام سے مجبور و نیم جاں
دشمن کوئی مٹائے نہ اس قبر کا نشاں
رکھو گے چشمِ لطف جو قبرِ یتیم پر
احسان ہوگا روحِ رسولِ کریم پر

فرصت ملے تو شمع جلا دینا قبر پر
ممکن اگر ہو پھول چڑھا دینا قبر پر
آنسو کبھی گریں تو گرا دینا قبر پر
ایسا کوئی نشان بنا دینا قبر پر
معلوم ہو نبیؐ کی نواسی کی قبر ہے
پانی چھڑکتے رہنا یہ پیاسی کی قبر ہے

خاموش ہو ظہور کہ ہے طول ناگوار
ہیں اشکبار غم سے عزادارِ دلِ فگار
اب عرض بنتِ فاطمہ سے کر بانکسار
شہزادی چند سال سے دل کو نہیں قرار
ہو جائیں جلد دور پریشانیاں مری
کر دے خدا معاف بداعمالیاں مری

مرثیہ

غل ہے دمشق میں کہ اسیرِ ستم چھٹے
نادم ہوا یزیدؔ نبیؐ کے حرم چھٹے
بازو رسن سے کھل گئے پابندِ غم چھٹے
رونے کا حکم مل گیا با چشمِ نم چھٹے
زین العبا کے پاؤں سے بیڑی جدا ہوئی
زینبؑ کے سر کو آج میسر ردا ہوئی

اب طوقِ خاردار گلے میں نہیں مگر
نازک گلا مریض کا زخمی ہے اسقدر
بہتا ہے خونِ تازہ بدن ہے تمام تر
بارِ گراں کی طرح سنبھالا ہوا ہے سر
افراطِ درد و کرب سے ہلنا محال ہے
پھوپھیاں گلے ملیں بھی تو ملنا محال ہے

اٹھتے ہیں خاک سے تو سنبھلنے کا دم نہیں
سنبھلیں اگر تو پہلو بدلنے کا دم نہیں
پھوپھیاں انہیں اٹھائیں تو چلنے کا دم نہیں
زنداں کا در کھلا ہے نکلنے کا دم نہیں
بڑھتے نہیں جو در کی طرف نیم جاں کے پاؤں
پنڈلی کے زخم روکتے ہیں ناتواں کے پاؤں

ماں دیکھتی ہے نبض تو جی سنسناتا ہے
بیٹے کا حالِ زار کلیجہ ہلاتا ہے
بیمار ہی کا خوف جو دل کو ستاتا ہے
کہتی ہے کیا یہ لال بھی ہاتھوں سے جاتا ہے
لوگو دعائیں دو مرے یوسفؑ جمال کو
آئے نہ موت قید میں اس خوش خصال کو

www.emarsiya.com